بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

برادرم جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب نے اِمسال ''احمدیہ گزٹ یوایس اے'' کے فروری کے شمارہ میں ایک مضمون بعنوان ''The Prophecy of the Musleh Maud'' شائع کیا تھا۔فاضل مصنف نے اپنے مضمون میں مرزابشیرالدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کوسچا ثابت کرنے کیساتھ ساتھ کچھ دیگر مدعیان مصلح موعود کے ذکر میں ایک زندہ مدعی مصلح موعود کے طور پر اِس عاجز کا بھی ذکر فرمایا ہے۔جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب کا یہ انگریزی مضمون اِنکے بہنوئی محترم مشتاق احمد ملک صاحب نے مورخہ اکیس(۲۱)فروری ۲۰۰۹ء کومیری طرف بھیجا اور مجھ سے فرمایا کہ میرے برادرِنسبتی نے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت میں یہ مضمون لکھا ہے۔اور اِس مضمون میں اُنہوں نے آپ کا بھی ذکر کیا ہے۔اگرتم اپنے دعویٰ (زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود) میں واقعی سچے ہوتو میرے برادرِنسبتی کے مضمون کا جواب لکھیں تا کہ سچ اور جھوٹ میں فرق واضح ہوجائے۔خاکسار نے جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب کے مضمون کا جواب لکھا اور اِس میں ثابت کیا ہے کہ جس وجودکوتم یا جماعت احمدیہ مصلح موعود ثابت کررہے ہو وہ تو اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتا۔مورخہ ۲۲۔جون ۲۰۰۹ء کومیں نے اپنا جوابی مضمون بذریعہ برادرم مشتاق احمد ملک صاحب جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب تک پہنچادیا اور پھر وسط ستمبر ۲۰۰۹ء تک فاضل مصنف کی طرف سے جواب الجواب کا انتظار کیا۔لیکن جواب ندارد۔ناچار تیرہ (۱۳) ستمبر ۲۰۰۹ء کومیں نے مضمون نگار کو دوبارہ بطور یاددہانی ایک خط لکھا جوکہ قارئین ویب سائٹ کے (Letters) سیکشن میں پڑھ سکتے ہیں۔اِس ریمائنڈر (reminder) خط میں ایک بار پھر اُن سے جواب کی درخواست کی گئی لیکن آج تک جواب ندارد۔اِس سے ثابت ہوا کہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں میرے جوابی مضمون کا نہ جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب کے پاس کوئی جواب ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے کسی عالم اور خلیفہ کے پاس۔اگر اِنکے پاس کوئی جواب ہوتا تو یہ لوگ مجھے جواب ضرور دیتے۔لہٰذا آج میں جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب کا مضمون ''The prophecy of the Musleh Maud'' اور اپنا جوابی مضمون!

پیشگوئی مصلح موعود کا جائزہ

اِسکے ''determinants'' یعنی فیصلہ کن اور حد بندی کرنیوالے عناصر کی روشنی میں

معزز قارئین کے آگے اور اُنکی عدالت میں رکھ رہا ہوں تا کہ اُنہیں ایک طرف تو ''پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت'' کا علم ہوجائے اور ثانیاً وہ اِس پر اپنا فیصلہ بھی صادر فرمائیں۔

معزز قارئین کرام!ایک اور بات یادرکھیں کہ اگر کسی نبی یا ولی نے کوئی اِلہامی پیشگوئی فرمائی ہوتو اِس پیشگوئی کے مصداق کی صداقت کوہمیں قرآن مجید اور پیشگوئی سے متعلقہ اِلہامات کی روشنی میں پرکھنا ہوگا۔اگرکوئی مدعی قرآن مجید اور پیشگوئی سے متعلقہ اِلہامات کی روشنی میں اِس اِلہامی پیشگوئی کے ''دائرہ بشارت'' میں آجاتا ہے تو پھر ایسے مدعی کے دعویٰ کی سچائی کو پرکھنے کیلئے اُسکے پیش کردہ جملہ ثبوتوں پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔لیکن اگر قرآن مجید اور اِلہامی پیشگوئی سے متعلقہ مبشر اِلہامات کسی مدعی کو اِس اِلہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت سے ہی خارج کردیتے ہوں تو پھر ایسے مدعی کے پیش کردہ کارنامے اور ثبوت قابل غور نہیں ہوسکتے۔کسی نئی بات یا کسی نئے خیال یا کسی نئے نظریہ کو کس طرح پرکھا جائے؟اِس سلسلہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ''غور وفکر کی نصیحت'' کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑسکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُسکی مخالفت کیلئے تیار ہوجاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

اب آپ ذیل میں جناب لطف الرحمٰن محمود صاحب کا انگریزی مضمون اور خاکسار کا جوابی مضمون (Article No-48) ملاحظہ فرمائیں اور حضورؑ کی نصیحت کی روشنی میں اِنصاف اور تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ؟؟؟؟؟

والسلام

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۲۵۔اکتوبر ۲۰۰۹ء